خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 89 جمعرات- 19 ذیقعدہ -1415ھ' 20 شہادت 1374ھش' 20 اپریل 1995ء

سچی خوشحالی کا مدار تقویٰ پر ہے

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضروری بات خداشناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو۔ اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت' وجاہت۔ عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہی ہو مگر وہ دنیا کے لئے ہے خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۵۴۶)

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمہ (دین حق) میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۵۶۳)

قرض کے ساتھ منافع کے نام پر سود لینا حرام ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بہت سے جھگڑے ہیں جن کا قرضوں سے تعلق ہے۔ اور قرضوں کا جو معاملہ ہے وہ سب سے زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے کیونکہ نیتیں لکھی نہیں جاتیں اور ہر شخص اپنی نیتوں کو مختلف بیان کرتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں۔ اس نے ہم سے قرض لیا تھا۔ وہ واپس نہیں کر رہا۔ اور جب بات ٹٹولی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے اس قرض کے ساتھ منافع کے نام پر کچھ سود بھی وابستہ تھا۔ اور جب سود ساتھ شامل ہو گیا تو اس کو قرض کہنا ہی ناجائز ہے۔ یہ تو فاسق سودا ہے۔ اور پھر جب مزید تحقیق کی جاتی ہے تو بعد میں پتہ چلتا ہے کہ تین لاکھ قرض لیا تھا ۴۵ ہزار وہ واپس کر بیٹھا ہے۔ مطالبہ تین لاکھ اور کچھ کا ابھی باقی ہے۔ کیونکہ وہ درحقیقت منافع کے نام پر سود خوری تھی۔ اگر اس کو وہ واقعتہ "دیانت داری سے تجارتی قرضہ سمجھتے تھے یا سمجھتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ شخص جو تقریباً کنگال ہوا بیٹھا ہے۔ وہ ان کا دین دار ہی نہیں بنے گا۔ کیونکہ تجارت کے معاملات اور ہیں اور سود کے معاملات اور ہیں۔ اگر آپ منافع کہنے پر مصر ہیں تو جس شخص کے پاس اپنی رقم منافع اور تجارت کے لئے لگائی تھی اگر وہ کنگال ڈوب گیا ہے تو آپ کا بھی ڈوب گیا ہے۔ وہ الگ

باقی صفحہ ۲ پر

تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویز ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل چند آسامیاں خالی ہیں۔

پتھالوجسٹ 1
گریڈ 4880-325-8130

گائنٹی رجسٹرار 1
گریڈ 3804-258-6900
N.P.A 500

آئی رجسٹرار 1
گریڈ 3804-258-6900
N.P.A 500

میڈیکل رجسٹرار 1
گریڈ 3804-258-6900
N.P.A 500

ڈینٹل سرجن 2
گریڈ 3804-258-6900
N.P.A 500

خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ جملہ سرٹیفکیٹس مکرم صدر صاحب / امیر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق و سفارش کے ساتھ مورخہ ۳۰- اپریل ۹۵ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ

افسوس ناک حادثہ

○ مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب (وفات یافتہ) سابق کارکن وکالت دیوان تحریک جدید کا سب سے چھوٹا بیٹا عزیز "ندیم احمد" عمر سات سال مورخہ ۹۵-۴-۷ کی شام اپنے گھر واقعہ احمد نگر کے پاس ٹریکٹر ٹرالی کے نیچے آکر کچلا گیا۔ اور موقع پر ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ مورخہ ۹۵-۴-۱۸ کو صدر صاحب جماعت احمدیہ احمد نگر نے جنازہ پڑھایا بعدہٗ میت ربوہ لائی گئی جہاں احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

۲۰- شہادت ۱۳۷۴ ھش ۲۰ - اپریل ۱۹۹۵ء

ہر وقت خدا کا خیال

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسان مجاہدات ہی کے ذریعے کامیابی حاصل کرتا ہے اور کامیابی کی بہترین صورت اس کے لئے خدا کا حصول ہے۔ یعنی مجاہدات ہی کے ذریعے وہ خدا کو پا سکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مجاہدات ایسے بھی ہو سکتے ہیں جنہیں مجاہدات خشک کہا جائے اور ایسے بھی جو تہہ دل سے کئے جائیں۔

مجاہدات خشک کسی طرح بھی انسان کو خدا کے قریب نہیں لا سکتے۔ جس بات کے کرتے ہوئے انسان کے دل میں خدا کا خیال نہ ہو وہ اسے خدا کے قریب کس طرح لے جائے گی۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ ہر وقت خدا کا ذکر ہونا چاہئے اس کا یہی مطلب ہے کہ ہر بات اور ہر کام کرتے ہوئے ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کا خیال موجود ہونا چاہئے۔ وہ کیا چاہتا ہے اس کی منشاء کیا ہے۔ ہم اسے کس طرح خوش کر سکتے ہیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ان باتوں کا خیال ہو تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ہم ہر وقت خدا کا ذکر کر رہے ہیں۔ اگر صرف زبان سے اللہ اللہ کہا جائے اور دل پر اس کا اثر نہ ہو اور ایسا کرنے کے لئے دل مائل نہ ہو تو اس ذکر کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ پس ذکر بھی یہی ہے کہ ہر بات خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کو مدنظر رکھ کر کی جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس کی ایک پیاری مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک شخص کے دو خدمت گار ہوں اور ان میں سے ایک خدمت گار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جان فشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار رہے۔ اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آ جاتا ہے۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے۔"

جو کبھی کبھی آئے گا۔ یقیناً اس کے دل میں وہ جذبہ نہیں ہو سکتا جو اس شخص کے دل میں جو ہر وقت حاضر رہنا چاہتا ہے اور خدمت پر تیار رہتا ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے مجاہدات کو تہہ دل سے ادا کریں۔ اس خیال سے کہ ہمیں وہی کچھ کرنا ہے جو خدا کہتا ہے اور اسی کی منشاء پر چلنا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمارا ہر کام اور ہماری ہر بات اس کے لئے پسندیدہ ہوگی۔

اور انسانی زندگی کی اس سے بڑھ کر کیا کامیابی ہوگی کہ ہر بات اور ہر کام خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کے مطابق ہو۔ انفرادی اور اجتماعی خوشحالی کا راز بھی اسی بات میں مضمر ہے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو۔ اور انسان اس کے انعامات سے مالا مال رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ایسی زندگی گذار سکیں۔

برسے گا ابر رحم و کرم خاندان پر
پہرہ ہے اب فرشتوں کا تیرے مکان پر
جو کچھ نہ لوگ سمجھے تھے اب جان جائیں گے
غالب ہوئی ہے آج حقیقت گمان پر

ابوالاقبال

کون میرا مُدّعا سمجھے یہاں تیرے بغیر
کون ہے مجھ اجنبی کا ہم زباں تیرے بغیر

گُل پریشاں، بلبلیں آوارہ، گُلچیں سُست کوش
اُجڑا اُجڑا ہے چمن اے باغباں تیرے بغیر

مَیں نے خود اس کو لگا دی آگ اپنے ہاتھ سے
خار کا بستر تھا مجھ کو آشیاں تیرے بغیر

یا خزاں میں دیکھتا تھا مَیں بہار اندر بہار
یا بہار آئی ہے اب بنکر خزاں تیرے بغیر

مُدّتوں ہم نے اُڑائے اس میں چھینٹے نُور کے
اژدرِ سیمیں ہے رودِ کہکشاں تیرے بغیر

یَم بہ یَم، طوفاں بہ طوفاں زندگی تیرے حضور
اور فقط اِک تودۂ ریگِ رواں تیرے بغیر

شور پُر معنیٰ، اگر شامل تری آواز ہو
بُت کی خاموشی سے مُہمل تر اذاں تیرے بغیر

داخلِ خوبی ہے ہر لغزش بھی تیرے سامنے
اور نیکی ایک فعلِ رائیگاں تیرے بغیر

مَیں کہ میرے قہقہے تھے تیری محفل کا فروغ
خاک بَر سَر بھر رہا ہوں سِسکیاں تیرے بغیر

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

بقیہ صفحہ ۱

اوپر کھڑا نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ہی ڈوبا ہے وہ بھی۔ اس لئے وہ دین دار ہی نہیں بنتا۔ اس لئے دونوں اطراف اپنی کوشش کر کے اپنی دیانت داری کے حوالوں کے ساتھ، ہم نے بڑی محنت سے حق حلال کی کمائی کی تھی ہماری جو یہ شخص ظالم لے کے بیٹھ گیا ہے۔ اس ظالم سے پوچھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اتنا تو وہ سود دے بیٹھا ہے۔ منافع کے نام پر اور ابھی پوری رقم اور اس کے اوپر مطالبے جاری ہیں۔ تو میں ایسے لوگوں کو کہا کرتا ہوں کہ قضاء میں جاؤ اور قضاء سے فیصلہ کرواؤ کہ یہ کیا چیز تھی۔ اگر تم مصر ہو کہ یہ تجارت تھی تو پھر لازماً تمہیں اس نقصان میں شریک ہونا پڑے گا۔ جس کو تم کہتے ہو کہ اس نے قرض لیا تھا۔ کیونکہ تجارتی قرضے میں نفع نقصان کا انسان ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور اگر یہ سود تھا تو یہ حرام کام کیا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ تمہیں بقیہ اصل زر دلوایا جا سکتا ہے

(از خطبہ ۹-۱۲-۱۹۹۴)

خلافت لائبریری ربوہ

زندگی کے مقاصد پر غور و فکر کریں اور اعمال کی درستی کریں

جو خدا کا ہو جاتا ہے اس کی ترقی اور راحت کے سامان خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ فرمودہ ۸۔ جولائی ۱۹۲۱ء بمقام سری نگر)

انسان کی پیدائش کی غرض اور اس کو دنیا میں بھیجنے کا مدعا ایسا اہم اور ضروری ہے کہ تمام انسانی کوششیں اس کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ انسان کے خیالات کا اثر اس کے اعمال پر بہت پڑتا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو سمجھ سکیں کہ خیالات کا اثر اس کے اعمال پر بہت پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقائد پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ باوجود نیک اعمال کے عقائد پر کیوں اتنا زور دیا جاتا ہے۔ انسان کی فطرت اور بناوٹ پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ عقل مند اور پاگل میں فرق دراصل خیالات کا ہی ہوتا ہے۔ شدید پاگلوں کو چھوڑ کر معمولی پاگلوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ وہ اسی طرح کھاتے پیتے اور رشتہ داروں سے میل ملاپ کرتے ہیں جس طرح دوسرے لوگ۔ مگر خیالات میں بڑا فرق ہو گا۔ تو خیالات کے اختلاف سے ہی تمام قسم کے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ پہلے خیالات پیدا ہوتے ہیں پھر اعمال ان کے مطابق ہوتے ہیں۔ خیالات ہی کی بنا پر دنیا میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یورپ کی ترقی بھی خیالات کی بنا پر ہی ہے۔

ایک بچہ تمام دن کھیلتا اور بازاروں میں گشت لگاتا پھرتا ہے۔ اور ایک تاجر بھی گشت لگاتا ہے۔ مگر تاجر بہت کچھ کما لیتا ہے۔ اور بچہ یونہی پھرتا ہے۔ خیالات کی اہمیت کو لغو خیال کرنا جہالت ہے۔ دینی طور پر بھی دیکھ لو۔ نبی کریم ﷺ کا بھی خیال ہی تھا کہ خدا ایک ہے۔ اس خیال کو آپ نے تمام دنیا میں قائم کیا ہے۔ آپؐ کے زمانہ میں تمام اقوام نصاریٰ۔ یہود۔ زرتشتی وغیرہ مشرک تھے۔ وہ لوگ دریاؤں پہاڑوں کو اپنا حاکم سمجھتے تھے۔ محکوم نہیں خیال کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے خیال قائم کیا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور تمام (Nature) نیچر کی اشیاء انسان کے ماتحت اور اس کے لئے مسخر کی گئی ہیں۔ اسی خیال کا اثر ہے کہ تمام اقوام اب اپنے آپ کو شرک سے بعید سمجھنے لگ گئی ہیں۔ یورپ کی ترقی صلیبی جنگوں کے بعد ہی ہوئی ہے کیونکہ اس وقت کے بعد مسلمانوں کے ساتھ ملنے جلنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شرک ایسا لغو خیال ہے۔ اور پھر اس سے ان کا دل متنفر ہو گیا اور وہ ترقی کرنے لگ گئے اصل راز اور جڑ ان کی ترقی کی یہی تھی۔ خیالات کی درستی انسانی ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ جب تک انسان کے خیالات پاک نہ ہوں۔ ترقی نہیں ہو سکتی۔ سورہ فاتحہ اور دیگر مقامات قرآن مجید سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض صرف ایک ہی ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ کا فرمانبردار اور مطیع ہو جاوے۔ جو شخص ایک مقصد اور مدعا کے ماتحت کام کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو کیوں پیدا کیا ہے۔ وہ ہر ایک لالچ میں پھنس کر اس کے پیچھے پڑ جاوے گا۔ دوسروں کو اچھا کھاتے اور اچھا لباس پہنتے دیکھ کر وہ انہی کے پیچھے لگ جاوے گا۔ اور اس کی مثال اس ہر دل عزیز آدمی کی طرح ہو گی جو ہر ایک کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتا تھا۔ ہر ایک مفید کام کی ضرور غرض و غایت بھی ہوتی ہے۔ انسان تب ہی کسی غرض کو پورا کر سکتا ہے جب وہ سمجھ لے کہ وہ اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی یہ غرض بتائی ہے (جن و انس کو میں نے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) لوگوں کے اعمال کی خرابی کی جڑ یہی ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ کیوں ان کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے انسان اس جگہ پہنچ جاتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی جلوہ گاہ ہے۔ دوست اور بھائی تو الگ بھی رہ سکتے ہیں۔ مگر غلام ہمیشہ اپنے آقا کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ان میں فرق نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقام وہ مقام ہے جہاں ہلاکت کا کوئی خدشہ نہیں۔ اور یہ بندہ کو وفات کے بعد ملتا ہے۔ اسی کا نام جنت ہے۔ اس جگہ انسان کا علم کامل اور معرفت درست ہو جاتی ہے۔ جنت خدا کا گھر ہے۔ بندہ رہتا تو بندہ ہی ہے۔ مگر وہ الوہیت کی چادر میں لپیٹا جاتا ہے۔ انسان کو دنیا میں اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ روکوں کو دور کر کے خدا کا قرب حاصل کرے کیونکہ کوئی انعام کا مستحق تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ مشکلات اور محنت کے بعد کسی چیز کو حاصل کرتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کا قرب اور معرفت سب سے بڑا انعام ہے اس لئے یہ بڑی رکاوٹوں اور مصائب کے بعد مل سکتا ہے۔ انسان کے ساتھ شہوات اور دیگر رکاوٹیں ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔

یوں تو میری مخاطب ساری جماعت ہے۔ مگر خاص طور پر یہاں کی جماعت کو مخاطب کرتا ہوں۔ یہ علاقہ اپنے اندر خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے لوگ یہاں سیر کے لئے آتے ہیں۔ بوجہ ان نعمتوں کے جو یہاں پیدا کی گئی ہیں۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ نعمتوں کے ملنے پر وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتی ہیں اور بعض سزا سے جھکتی ہیں۔ پہلے گروہ کے لئے یہاں بہت آسانی ہے۔ جو دوست یہاں رہتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے مقاصد پر غور و فکر کر کے دیکھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ بعض دفعہ تکلیف اور بعض دفعہ راحت بطور سزا آتی ہے۔ ہمارے دوستوں کو خاص طور پر سمجھنا چاہئے کہ پیدائش کی غرض و غایت قرب الٰہی ہے۔ وہ کھاتے پیتے اور پہنتے وقت دیکھ لیں کہ آیا یہ اس غرض کے خلاف تو نہیں۔ یہاں لوگ شرک بکثرت کرتے ہیں۔ انہیں بندوں کا خوف بہت ہے اور خدا کا خوف نہیں۔ یہ شرک کی سزا ہے۔ اس کا علاج صرف یہی ہے۔ کہ وہ خدا کے بندے ہو جائیں۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے اس کی ترقی اور اس کی راحت و آرام کا سامان خود خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے۔ دنیاوی اور دینی ترقی بھی اسی میں ہے کہ انسان خدا کا بندہ ہو جاوے۔ نبی کریم ﷺ پر بہت مصائب آئے مگر ان سے آپؐ پر کبھی خوف طاری نہیں ہوا۔ آپؐ کو جنگ اُحد کے وقت کفار نے پکارا کہ محمدؐ (ﷺ) کہاں ہے؟ آپ نے صحابہؓ کو جواب دینے سے منع فرمایا۔ پھر کفار نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ اور آپؐ نے خاموشی کا ہی حکم دیا۔ مگر جب کفار نے پکارا اُعل۔ ہبل۔ اُعل ہبل۔ تب نبی کریم ﷺ کی غیرت جوش میں آئی اور آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں جواب دیتے اللہ اعلیٰ و اجل۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی ذاتی اور اپنی جماعت کی عزت کو مدنظر نہیں رکھا۔ بلکہ آپ کے مدنظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت رہی ہے۔ (صاحب ایمان) مشکلات اور مصائب کے وقت زیادہ بہادر اور دلیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو خدا کا ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ اگر اس پر مصیبتیں اور تکلیفیں دوسروں سے زیادہ آئیں تو بھی وہ سلامت رہتا ہے۔ اور آگے سے بھی بڑھ کر اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ ہر ایک کام کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ یہ کام اس مقصد کے خلاف اور اس سے دور لے جانے والا تو نہیں جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ یہی خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا راز اور گر ہے۔

(الفضل ۵۔ ستمبر ۱۹۲۱ء)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

واضح ہو کہ یہ بات جو آپ کے خیال میں جم گئی ہے کہ گویا قرآن کریم نے خوانخواہ بعض لوگوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے یا خوانخواہ دلوں پر مہریں لگا دیتا ہے یہ اس بات پر دلیل ہے کہ آپ لوگ کبھی انصاف کی پاک نظر کے ساتھ قرآن کریم کو نہیں دیکھتے۔ دیکھو اللہ جل شانہ کیا فرماتا ہے یعنی شیطان کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں بھروں گا۔ دیکھئے اس آیت سے صاف طور پر کھل گیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے کہ خوانخواہ لوگوں کو جبر کے طور پر جہنم میں ڈالے بلکہ جو لوگ اپنی بداعمالیوں سے جہنم کے لائق ٹھہریں ان کو جہنم میں گرایا جاوے گا۔ اور پھر فرماتا ہے یعنی بہتوں کو اس کلام سے گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو یہ ہدایت دیتا ہے۔ مگر گمراہ ان کو کرتا ہے جو گمراہ ہونے کے کام کرتے ہیں۔ اور فاسقانہ چالیں چلتے ہیں یعنی انسان اپنے ہی افعال کا نتیجہ خدا تعالیٰ سے پا لیتا ہے جیسے کہ ایک شخص آفتاب کے سامنے کی کھڑکی جب کھول دیتا ہے تو ایک قدرتی اور فطرتی امر ہے کہ آفتاب کی روشنی اور اس کی کرنیں اس کے منہ پر پڑتی ہیں لیکن جب وہ اس کھڑکی کو بند کر دیتا ہے تو اپنے ہی فعل سے اپنے لئے اندھیرا پیدا کر لیتا ہے۔

چونکہ خدا تعالیٰ علت العلل ہے بوجہ اپنے علت العلل ہونے کے ان دونوں فعلوں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن اپنے پاک کلام میں اس نے بارہا تصریح سے فرمادیا ہے کہ ضلالت کے اثر کسی کے دل میں پڑتے وہ اسی کی بداعمالی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے (جب وہ ٹیڑھے ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دئے) پس جبکہ وہ کج ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو کج کر دیا۔ پھر دوسرے مقام میں فرماتا ہے (۔) ان کے دلوں میں مرض تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس مرض کو زیادہ کیا یعنی امتحان میں ڈال کر اس کی حقیقت ظاہر کر دی۔

پھر فرماتا ہے یعنی خدا تعالیٰ نے بباعث ان کی بے ایمانیوں کے ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں۔

درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟

درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اخلاص باللہ وتوکّل علی اللہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنی ایک تصنیف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ وسوانح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

رسول کریمؐ کی جائیداد نہ صرف یہ کہ رسول کریمؐ نے اپنی اولاد کو صدقہ سے محروم کر دیا بلکہ خود بھی کوئی ایسی جائیداد نہیں چھوڑی جس سے آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویوں اور اولاد کی پرورش اور گزارہ کا انتظام ہو سکتا ممکن تھا کہ یہ خیال کر لیا جاتا کہ گو آپؐ نے اپنی آل کے لئے ہمیشہ کے لئے کوئی سامان نہیں مہیا کیا۔ لیکن اپنے موجودہ رشتہ داروں کے لئے کوئی سامان کر دیا۔ لیکن یہ بھی نہیں ہوا۔ اور جس وقت فوت ہوئے ہیں۔ اس وقت آپؐ کے گھر میں کوئی روپیہ نہیں تھا۔ عمرو بن حرثؓ فرماتے ہیں:۔

رسول کریمؐ نے اپنی وفات کے وقت کچھ نہیں چھوڑا۔ نہ کوئی درہم نہ دینار نہ غلام نہ لونڈی اور کچھ اور چیز سوائے اپنی سفید خچر اور اپنے ہتھیاروں کے اور ایک زمین کے جسے آپؐ صدقہ میں دے چکے تھے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ آپؐ کی حیثیت ایک بادشاہ کی تھی۔ اور آپؐ چاہتے تو اپنے رشتہ داروں کے لئے کچھ سامان کر سکتے تھے اور کم سے کم اس قدر روپیہ چھوڑ جانا تو آپؐ کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ جس سے آپؐ کی بیویوں اور اولاد کا گزارہ ہو سکے۔

آپؐ کے پاس صرف خزانہ کا روپیہ ہی نہ رہتا تھا کہ جس کا اپنی ذات پر خرچ کرنا آپ گناہ تصور فرماتے تھے اور اس کا ایک حبہ بھی آپؐ استعمال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ خود آپؐ کی ذات کے لئے بھی آپؐ کے پاس بہت مال آتا تھا اور صحابہؓ اس اخلاص اور عشق کے سبب جو انہیں آپؐ سے تھا بہت سے تحائف پیش کرتے رہتے تھے اور اگر آپؐ اس خیال سے کہ میرے بعد میرے رشتہ دار کس طرح گزارہ کریں گے، ایک رقم جمع کر جاتے تو کر سکتے تھے۔ لیکن آپؐ کے وسیع دل میں جو خدا تعالیٰ کی ہیبت اور اس کے جلال کا جلوہ گاہ تھا۔ جو یقین و معرفت کا خزانہ تھا۔ یہ دنیاوی خیال سما بھی نہیں سکتا تھا۔ جو کچھ آتا آپؐ اسے غرباء میں تقسیم کر دیتے اور اپنے گھر میں کچھ بھی نہ رکھتے۔ حتیٰ کہ آپؐ کی وفات نے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا بندہ جو دنیا سے نہیں بلکہ خدا سے تعلق رکھتا تھا۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا گیا۔

رسول کریم ﷺ کی نہایت پیاری بیٹی موجود تھیں اور ان کی آگے اولاد تھی اور اولاد کی اولاد اپنی ہی اولاد ہوتی ہے۔ مگر آپؐ نے نہ کوئی مال اپنی بیوی کے لئے چھوڑا اور نہ اولاد کے لئے۔

ہاں بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہماری بیوی اور اولاد خود دولت مند ہیں۔ ہمیں ان کے گزارہ کی کچھ فکر نہیں۔ مگر یہاں یہ معاملہ بھی نہ تھا۔ آپؐ کی بیوی کی کوئی ایسی جائیداد الگ موجود نہ تھی کہ جس سے وہ اپنا گزارہ کر سکیں۔ نہ ہی آپؐ کی اولاد آسودہ حال تھی کہ جس سے آپؐ بے فکر ہوں۔ ان کے پاس کوئی جائیداد کوئی روپیہ کوئی مال نہ تھا کہ جس پر دنیا سے بے فکر ہو جائیں ایسی صورت میں اگر آپؐ ان لوگوں کے لئے خود کوئی اندوختہ چھوڑ جاتے تو کسی شریعت کسی قانون انسانیت کے خلاف نہ ہوتا اور دنیا میں کسی انسان کا حق نہ ہوتا کہ وہ آپؐ کے اس فعل پر اعتراض کرتا۔ لیکن آپؐ ان جذبات اور خیالات کے ماتحت کام نہیں کرتے تھے جو ایک معمولی آدمی کے دل میں موجزن ہوتے ہیں۔ آپؐ کے محسوسات اور محرکات ہی اور تھے۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا اور اس کے فضلوں کی وسعت کو جانتے تھے۔ آپؐ کو یقین تھا کہ میں اپنے پیچھے اگر مال چھوڑ کر نہیں جاتا تو کچھ ہرج نہیں۔ میری وفات کے بعد میرے پسماندگان کا ایک نگران ہے جس پر کبھی موت نہیں آتی۔ جو کبھی غافل نہیں ہوتا۔ جو اپنے پیاروں کو ان کی مصیبتوں کے وقت کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور ضرورتوں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے پورا کرنے کے سامان کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وسیع خزانوں کو دیکھتے ہوئے آپ اس بات کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی پسند نہیں کر سکتے تھے کہ اپنے پسماندگان کے لئے خود کوئی سامان کر جائیں۔ خدا پر آپؐ کو توکل تھا اور اس پر بھروسہ کرتے تھے۔ اور یہ وہ توکل کا اعلیٰ مقام ہی تھا کہ جس پر قائم ہونے کی وجہ سے دنیا داروں کے خلاف آپؐ کی توجہ بجائے دنیاوی سامانوں کے آسمانی اسباب پر پڑتی تھی۔

مسیلمہ کا دعویٰ جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں۔ رسول کریمؐ کو کسی کام میں بھی دنیا اور اہل دنیا کی طرف توجہ نہ تھی۔ اور ارضی اسباب کی طرف آپؐ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ بلکہ ہر کام میں آپؐ کی نظر خدا تعالیٰ کی طرف لگی رہتی کہ وہی جو کچھ کرے گا۔ گویا کہ توکل کا ایک کامل نمونہ تھے۔ جس کی نظیر نہ پہلے انبیاء میں ملتی ہے نہ آپؐ کے بعد آپؐ کے سے توکل والا کوئی انسان پیدا ہوا ہے۔

مسیلمہ کے نام سے سب مسلمان واقف ہیں اس شخص نے رسول کریمؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں سخت مقابلہ کیا تھا۔ اگرچہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہی یہ شخص نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا تھا۔ مگر مقابلہ اور جنگ حضرت ابو بکرؓ کے لشکر ہی سے ہوا۔ اور انہی افواج قاہرہ نے اس کو شکست دی۔ مسیلمہ رسول کریمؐ کی زندگی میں ایک لشکر جرار لے کر آپؐ کے پاس مدینہ میں آیا۔ اور آپؐ سے اس بات کی درخواست کی کہ اگر آپؐ اسے اپنے بعد خلیفہ بنالیں تو وہ اپنی جماعت سمیت آپؐ کی اتباع اختیار کر لے گا۔ اور اسلام کی حالت چاہتی تھی کہ آپؐ اس ذریعہ کو اختیار کر لیتے اور اس کی مدد سے فائدہ اٹھا لیتے۔ لیکن جس پاک وجود کو خدا تعالیٰ کی طاقت پر بھروسہ اور توکل تھا اور وہ انسانی منصوبوں کی ذرہ بھر بھی پروانہ کر سکتا تھا۔ آپؐ نے اس کی درخواست کو فوراً رد کر دیا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:۔

رسول کریمؐ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے حاکم مقرر کر دیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں اور اس وقت وہ اپنے ساتھ اپنی قوم میں سے ایک جماعت کثیر لایا تھا۔ رسول کریمؐ یہ بات سن کر اس کی طرف آئے اور ثابت ابن قیس ابن شماس آپؐ کے ساتھ تھے اور رسول کریمؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ کا ٹکڑا تھا۔ آپؐ آئے یہاں تک کہ مسیلمہ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور آپؐ کے اصحاب آپؐ کے اردگرد کھڑے تھے۔ پھر فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ شاخ بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں اور جو کچھ خدا نے تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اور اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ تیری کونچیں کاٹ دے گا۔ اور میں تجھے وہی شخص پاتا ہوں جس کی نسبت مجھے نظارہ دکھایا گیا تھا جو میں نے دیکھا۔ اور یہ ثابت ہیں میری طرف سے تجھے جواب دیں گے۔ پھر آپؐ وہاں سے چلے گئے حضرت عباس فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ رسول اللہ نے کیا فرمایا ہے کہ میں تجھے وہی شخص پاتا ہوں جس کی نسبت وہ نظارہ دکھایا گیا تھا جو میں نے دیکھا۔ اس پر مجھے حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا میرے دونوں ہاتھوں میں دو کڑے ہیں جو سونے کے ہیں۔ ان کا ہونا مجھے کچھ ناپسند سا معلوم ہوا۔ اس پر مجھے خواب میں وحی نازل ہوئی کہ میں ان پر پھونکوں۔ جب میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ پس میں نے تعبیر کی کہ دو جھوٹے ہوں گے۔ جو میرے بعد نکلیں گے۔ ایک تو عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ۔

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ پر کیسا یقین تھا اور آپؐ خدا تعالیٰ کی مدد پر کیسے مطمئن تھے۔ آپؐ کے چاروں طرف کافروں کا زور تھا۔ جو ہر وقت آپؐ کو دکھ دیتے اور ایذا پہنچانے میں مشغول رہتے تھے۔ اور جن جن ممکن ذرائع سے ممکن ہوتا آپؐ کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ قیصر و کسریٰ بھی اپنے اپنے حکام کو آپؐ کے مقابلہ کے لئے احکام پر احکام بھیج رہے تھے۔ بنی غسان لڑنے کے لئے تیاریاں کر رہے تھے۔ ایرانی اس بڑھتی ہوئی طاقت کو حسد و حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہر ایک حکومت اس نئی تحریک پر شک وشبہ کی نگاہیں ڈال رہی تھی۔ ایسے وقت میں جب تک ایک لشکر جرار آنحضرتؐ کے اردگرد جمع نہ ہوتا۔ آپؐ کے لئے دشمنوں کی زد سے بچنا بظاہر مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا تھا۔ مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک کی فتوحات نے آپؐ کو ہر ایک آس پاس کی حکومت کے مدمقابل کھڑا کر دیا تھا اور دوربین نگاہیں ابتداء امر میں ہی اس بڑھنے والی طاقت کو تباہ کر دینے کی فکر میں تھیں۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہ طاقت اگر اور زیادہ بڑھ گئی تو ہمارے بڑے بڑے قصور کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گی۔ پھر آنحضرتؐ ان عظیم الشان مظاہروں کے مقابلہ کے لئے جو کچھ بھی تیاری کرتے کم تھی۔ انسانی عقل ایسی حالت میں جس طرح دوست و دشمن کو اپنے ساتھ ملانا چاہتی ہے۔ اور جن جن تدابیر سے غیروں کو بھی اپنے اندر شامل کرنا چاہتی ہے۔ وہ تاریخ کے پڑھنے والوں کو آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہیں۔

لیکن وہ میرا پیارا زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا۔ بڑھتے ہوئے لشکر اور دوڑتے ہوئے گھوڑے، اٹھتے ہوئے نیزہ اور چمکتی ہوئی تلواریں اس کی آنکھوں میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ وہ ملائکہ آسمانی کا نزول دیکھ رہا تھا اور زمین و آسمان کا پیدا کنندہ اس کے کان میں ہر دم تسلی آمیز کلام ڈال رہا تھا۔ اس کا دل یقین سے پر اور سینہ ایمان سے معمور تھا۔ غرضیکہ بجائے دنیاوی اسباب پر بھروسہ کرنے کے اس کا توکل خدا پر تھا۔ پھر بھلا ان مصائب سے وہ کب گھبرا سکتا تھا۔ اس نے مسیلمہ اور اس کے لشکر پر بھروسہ کرنا ایک دم کے لئے بھی مناسب نہ جانا اور صاف کہدیا کہ خلافت کا دھوکہ دے کر تجھے اپنے ساتھ ملانا اور تیری قوم کی اعانت حاصل کرنی تو علیحدہ امر ہے۔ ایک کھجور کی شاخ کے بدلہ میں بھی اگر تیری حمایت حاصل کرنی پڑے تو میں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں۔

اس غیور دل کی حالت پر غور کرو۔ اس متوکل انسان کی شان پر نظر ڈالو۔ اس یقین سے پُر دل کی کیفیت کا احساس اپنے دلوں کے اندر پیدا کر کے دیکھو کہ کس یقین اور توکل کے ماتحت وہ مسیلمہ کو جواب دیتا ہے۔ کیا کوئی بادشاہ ایسے اوقات میں اس جرات اور دلیری کو کام میں لا سکتا ہے۔ کیا تاریخ کسی گوشت اور پوست سے بنے ہوئے انسان کو ایسے مواقع میں سے اس سلامتی سے نکلتا ہوا دکھا سکتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپؐ کی زندگی سے مقابلہ کرنا ہی غلط ہے کیونکہ آپؐ نبی تھے۔ اگر آپؐ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو انبیاء سے۔ مگر جو شان آپؐ کو حاصل ہے۔ اس کی نظیر انبیاء میں بھی نہیں مل سکتی۔ کیونکہ آپؐ کو سب انبیاء پر فضیلت ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

نائیجریا میں ابادان میں سب سے پہلی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ کہا جاتا ہے کہ افریقہ بھر میں قاہرہ کے بعد سب سے زیادہ آبادی والا شہر ابادان ہے۔ اصل شہر تو کچھ بہت بڑا نہیں لیکن اس کے ارد گرد اتنے گاؤں آباد ہو کر اس کے ساتھ مل گئے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا شہر بن گیا ہے۔ اس شہر کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ یہاں کے ایک ہال میں جس کا نام ماپو ہال ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے دورہ افریقہ کے دوران اس ہال میں ایک لیکچر دیا تھا جس کا عنوان تھا "ایک حرف انتباہ" یہ لیکچر بعد میں چھپ کر دنیا بھر میں تقسیم کیا گیا اور اس میں کیا شک ہے کہ اس حرف انتباہ نے بڑے بڑے سیاست دانوں کو بعض امور کی طرف توجہ دینے کی طرف راغب کیا۔

ایک وقت تھا کہ یہاں احمدیہ جماعت کی کوئی برانچ نہیں تھی۔ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کے وقت میں جب میں وہاں جایا کرتا تھا تو ایک چیف اگ باجے سلامی ان کے محترم حکیم صاحب سے بڑے اچھے تعلقات تھے۔ ان کے گھر میں قیام کرتا تھا۔ یا ایک اور دوست تھے جہاں کبھی کبھی ایک آدھ روز رہنے کا موقعہ ملتا تھا۔ پھر وہاں جماعت قائم ہو گئی لیکن چھوٹی سی۔ جماعتیں تو ہمیشہ شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ عبادت کے لئے ہمارے پاس ایک بہت چھوٹی سی جگہ تھی جس کا سٹرکچر لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس میں داخل ہوتے تھے تو وہ اس طرح ہلتا تھا جس طرح ایک بڑا سا کھوکھا ہو اور وہ صحیح طور پر کسی جگہ رکھا نہ جانے کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا ہلنے لگے کچھ دیر یہاں پر عبادت کرتے رہے۔ پھر حضرت حکیم صاحب کی واپسی پر خاکسار نے ابادان میں دو چار زمینوں کے ٹکڑے دیکھ کر ان میں سے ایک ٹکڑا جماعت کے لئے حاصل کر لیا لیکن یہ زمین ہموار نہیں تھی اس میں نشیب و فراز تھے اور نشیب کو اصل جگہ پر لانے کے لئے جو کوششیں کی گئیں وہ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے ہی یہ محسوس ہونے لگا کہ بلاوجہ خرچ ہو رہا ہے۔ چنانچہ جماعت نے وہ زمین کا ٹکڑا چھوڑ دیا اور ایک اور خرید لیا۔

میری واپسی تک وہاں عبادت گاہ نہیں بن سکی تھی۔ اس کے بعد خاصی تبدیلیاں آئیں۔ ۱۹۷۶ء میں میں سیرالیون گیا تو واپسی پر نائیجیریا میں چند دنوں کے لئے ٹھہرا۔ محترم محمد اجمل شاہد ان دنوں نائیجیریا کی جماعت کے انچارج تھے۔ ان کے ساتھ مختلف جماعتوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے۔ وہ ابادان ہی کی ہے۔ ایک عمارت بن رہی ہے۔ ابھی غیر مکمل ہے۔ بہت سے بانس کھڑے نظر آتے ہیں جو سہارے کے طور پر رکھے گئے ہیں اور عمارت کے بعض حصے مکمل ہو جانے کی وجہ سے اس کے دروازے وغیرہ بھی نظر آ رہے ہیں اور چھت کے اوپر بھی دیواروں کے کچھ حصے دکھائی دیتے ہیں۔ اس بیت میں وہاں میری آمد کی تقریب کے سلسلے میں ایک جلسہ ہوا۔ اندر جا کر پتہ چلا کہ عمارت خاصی وسیع ہے۔ بہت لمبی اور خاصی چوڑی۔ تقریب منعقد ہوتی رہی اور میں اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی حمد کرتا رہا کہ یہی وہ جگہ ہے (ابادان) جہاں ہمارے پاس عبادت کے لئے یا تو کوئی جگہ نہیں تھی یا تھی تو ایک کھوکھا نما لکڑی کی بنی ہوئی عمارت۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔ جسے دیکھ دیکھ کر میرا دل خوش ہو رہا تھا۔ اور میں ساری جماعت کے لئے اور ساری جماعت کے امیر محترم محمد اجمل شاہد کے لئے دل میں دعائیں کر رہا تھا۔ جہاں انسان نے ایک اینٹ بھی رکھی ہو اگر وہاں اس کے بعد ایک عمارت کھڑی ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو اس عمارت کو کھڑا کرنے والوں میں شمار کرتا ہے۔ میں نے بھی نائیجیریا میں بیس سال گزارے ہیں اور کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی اینٹ رکھی ہے۔ جتنی توفیق اللہ تعالیٰ نے مجھے دی اس کی مطابق میں نے نائیجیریا کی جماعت کی خدمت کی اور دعوت الی اللہ کے جتنے ذرائع میسر آ سکتے تھے ان کو استعمال کیا۔

اس بیت کے علاوہ بھی مجھے بتایا گیا کہ اب اسی شہر میں خدا کے فضل سے جماعت کی وسعت کے ساتھ ساتھ بیوت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے علاوہ شہر میں سات اور بیوت ایسی تھیں جہاں احمدیہ جماعت کے افراد عبادت کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ یہ آٹھویں بیت تھی اب تک تو کئی اور بیوت تعمیر ہو چکی ہوں گی خدا کرے کہ ہمارے بیوت تعمیر ہوتی ہی رہیں اور ہماری جماعت کا ذوق عبادت بڑھتا ہی رہے۔

جہاں تک ابادان کی جماعت کا تعلق ہے۔ عبادت گاہ کی تعمیر سے پہلے ہمیں وہاں سکول بنانے کا موقعہ ملا اور وہ اس طرح کہ صوبے کی حکومت نے پرائمری تعلیم کو عام کرنے کے لئے مختلف جماعتوں سے کہا کہ وہ حکومت سے رقم لے کر سکولوں کی عمارات تعمیر کریں۔ چنانچہ ہمیں بھی آٹھ سکولوں کی عمارات تعمیر کرنے کے لئے کہا گیا۔ ان میں سے ایک سکول ابادان میں اور ایک سکول ابادان ہی کے قریب کے علاقے میں تھا۔ گویا کہ اس علاقے میں دو سکول تھے۔ ان دونوں سکولوں کا انتظام مقامی طور پر ہمارے احمدی احباب کرتے تھے۔ اگرچہ ان سب سکولوں کا جنرل مینیجر تو امیر اور مربی انچارج ہوتا ہے لیکن سکولوں کی دیکھ بھال اور ان میں تعلیم و تربیت کا سارا انتظام مقامی جماعتیں کرتی ہیں۔ ابادان کی جماعت بھی کرتی تھی۔

مجھے وہاں اپنے سکولوں کے علاوہ ہاں کی یونیورسٹی میں بھی دعوت دی جاتی تھی کہ وہاں کے طلباء سے ملوں اور ان کی دینی تربیت کا اہتمام کروں' چنانچہ میری اس یونیورسٹی میں آمد و رفت کے نتیجہ میں وہاں کے مسلمان طلباء نے ایک یونین بنائی جس کے تمام سرکلر میرے دفتر میں لکھے اور سائیکلو سٹائل کئے جاتے تھے۔ اگرچہ ہم سے یہ یونین بالکل الگ تھی۔ ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا لیکن بہرحال چونکہ میں وہاں عام طور پر لیکچر دینے کے لئے جایا کرتا تھا اس لئے انہوں نے میری یا ہماری جماعت کی امداد طلب کی اور ہم نے انہیں اس بات کا موقعہ دیا کہ جو کچھ لکھنا ہے اور جو کچھ سائیکلو سٹائل کرنا ہے اور جس طرح اسے تقسیم کرنا ہے اس کا انتظام ہمارے دفتر سے کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ وہاں بعض طالب علم لیگوس کے تھے اور ہمارا لوکل مرکز کا دفتر لیگوس میں تھا۔

جہاں تک اجمل شاہد کا تعلق ہے میں انہیں بہت دیر سے جانتا ہوں جب انہوں نے شاہد کا امتحان پاس کیا اور اس وقت مشرقی پاکستان میں متعین ہوئے تو میں ان کی رپورٹوں سے بڑا متاثر تھا۔ انہی رپورٹوں کی وجہ سے میری ان سے دوستی لگی اور یہ دوستی بڑھتی رہی۔ جب میں نائیجیریا سے واپس ربوہ آگیا تو چھ سات سال کے بعد اجمل صاحب کی تقرری نائیجیریا کے لئے ہوئی۔ مجھے ارشاد ملا کہ میں تین ماہ کے لئے نائیجیریا جا کر اجمل صاحب کو مشن میں سیٹ کر آؤں۔ ان دنوں میں گردے کی تکلیف میں مبتلا تھا۔ اور اگرچہ میرا ٹکٹ بھی خرید لیا گیا۔ لیکن

باقی صفحہ ۷ پر

All are My Friends

My friends are all, my foes are none,
I keep them close and near,
I cherish love for all of them
And all of them are dear.

I think of them and pray to God
That He may bless them all
They do me good in every way
I praise them and extoll.

At times I think they do not know
They treat me ill and bad.
They think that it will pain me much
But find me so so glad

I do not need to dwell on it -
But this much I must say.
That if they knew that I was right
They would not go astray.

They want the truth and like it most
But how to find it out.
They have been fed on lies and lies
That always add to doubt.

But if they let me put them right
I have a word or two
They should ask the Gracious God,
What's good and who is true.

SONGS OF THE SOUL

سب میرے دوست ہیں

سب لوگ میرے دوست ہیں
اور میرا دشمن کوئی نہیں
میرے دل میں ان کے لئے محبت ہے
اور یہ سب مجھے پیارے ہیں
میں ان سب کے متعلق سوچتا ہوں
اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان سب پر
اپنی برکتیں نازل کرے
وہ ہر طرح مجھ سے اچھا سلوک کرتے ہیں
اور میں ان کی تعریف کرتا ہوں
بعض اوقات میں سمجھتا ہوں
کہ وہ کسی بات کو نہ سمجھتے ہوئے میرے ساتھ
ناخوش گوار سلوک کرتے ہیں
وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ سلوک میرے لئے تکلیف
کا باعث ہو گا
لیکن جب وہ دیکھتے ہیں تو مجھے خوش خوش پاتے
ہیں
میں اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا
سوائے اس ایک بات کے کہ اگر انہیں یہ پتہ چلے
کہ میں راہ راست پر تھا
تو یقیناً وہ غلط راہ (مجھ سے برا سلوک) کبھی اختیار
نہ کریں
وہ سچائی چاہتے ہیں اور اس سے بہت پیار کرتے
ہیں
لیکن وہ سچائی کو کس طرح پائیں
انہیں تو جھوٹ ہی جھوٹ بتایا گیا ہے
اور یہ جھوٹ ہمیشہ شکوک میں اضافے کرتا ہے
لیکن اگر وہ مجھے اجازت دیں کہ میں انہیں اصل
بات بتاؤں
تو مجھے ان سے ایک دو لفظ کہنے کی ضرورت ہے
انہیں چاہئے کہ وہ مہربان خدا سے پوچھیں
کہ نیکی کیا ہے اور سچا کون ہے

نبیلہ رفیق- ناروے

NORWAY ناروے

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے Nor یعنی شمال اور Way راستہ۔ ناروے دنیا کے انتہائی شمال میں واقع ہے جس کے بعد دنیا کا کنارا ختم ہو جاتا ہے انتہائی سرد خطہ ہے۔ جہاں چھ ماہ شدید برفباری ہوتی ہے بعض علاقوں میں سردیوں کے چھ ماہ بالکل اندھیرا رہتا ہے اور چھ ماہ بالکل دن نکلا رہتا ہے جبکہ انتہائی جنوبی حصہ میں سردیوں کی ششماہی میں دن کے کچھ حصہ میں سورج نظر آتا ہے اور دن طلوع ہوتا ہے اور گرمیوں میں دوسرے یورپ کی طرح گرمی بھی پڑتی ہے۔

اس سرد ملک کے باشندے 'مذہب اور خدا کی پہچان سے بیگانہ ہیں اور باقی یورپ سے بالکل جدا عادات کے حامل ہیں۔ سویڈن ڈنمارک اور فن لینڈ کسی وقت سگے بھائی ہوا کرتے تھے سب مل جل کر رہتے تھے سیاسی' جغرافیائی مدوجزر سے رشتوں میں سوتیلا پن آتا گیا۔ گھروں کے بٹوارے ہونے لگے مگر یہ بٹوارہ محض جغرافیائی ہی رہا کیونکہ ان کی روایات عادات و اطوار' رہن سہن' بہت حد تک ایک سا ہے۔

تو سویڈن اور ناروے میں کس خطے کے باشندوں میں زیادہ خشکی پائی جاتی ہے اس کا فیصلہ کرنا ذرا مشکل نظر آتا ہے۔ دونوں اطراف کے غیر ملکی احباب اپنے اپنے فریق کو یہ تمغہ دینے کے لئے بھرپور وکالت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

بھلا ہو جغرافیائی بٹوارے کا اگر یہ دونوں خطے بھی اکٹھے ہی رہتے تو آج ایشیا اور مشرق وسطیٰ سے آنے والے پناہ گزینوں کو ان کی مسکراہٹوں سے بھی حصہ نہ ملتا۔ مگر قدرت نے ان کو اخلاق کے بعض ایسے اعلیٰ وصف عطا فرمائے ہیں جو آج کی دنیا میں خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ امن پسندی۔ صلح جوئی اپنے خلاف بات سننے کا حوصلہ قوت برداشت' پردہ پوشی' کسی کی وجہ سے ہونے والی خرابی یا نقصان کا چرچا کرنے کی بجائے اس کو سنوارنے اور بہتر بنانے کا رجحان' نمائش پسندی سے نفرت' نفاست' سجاوٹ' صفائی' حد درجہ محنت' مذہب سے دوری کے باوجود یہ خصائل ان میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

ساری نارویجین قوم روایات اور رسوم کے جس بندھن میں بندھی ہوئی ہے وہ غیر محسوس طریقے سے زندگی کے ہر اعلیٰ و ادنیٰ شعبے میں رچا ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ سے متعلق تہوار جس جوش و جذبے اور لگن سے منائے جاتے ہیں اس کو دیکھ کر تو یہی احساس ہوتا ہے کہ یہ قوم انتہائی مذہبی ہے۔

مگر معاملہ اس کے برعکس ہے یہ تمام تہوار صرف کیلنڈروں پر مذہبی نام سے درج ہوتے ہیں مگر انفرادی طور پر خاندانی سطح پر منائے جاتے ہیں جہاں 'خدا' مذہب یا مذہب کے پیروکاروں کا کہیں گزر نہیں ہوتا۔

کرسمس کا تہوار جسے نارویجین لوگ اپنی زبان میں Jul کا نام دیتے ہیں یکم دسمبر سے لے کر ۳۰ دسمبر تک چلتا ہے۔ قومی نشریاتی رابطوں پر Jul کے مخصوص نشانات وعلامات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ سکولوں میں پڑھائی برائے نام رہ جاتی ہے درجنوں کے حساب سے گانے جس میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا واقعہ اور کرسمس کے متعلق دوسری روایات کا ذکر ہوتا ہے یاد کئے اور گائے جاتے ہیں۔

سارے ملک کے بچے اپنے اپنے تعلیمی اداروں میں کرسمس کی سجاوٹ اور کرسمس کے کھانے کیک بسکٹ وغیرہ بناتے نظر آتے ہیں۔

ہر گھر کی کھڑکی میں ایک خاص قسم کی بجلی سے جلنے والی موم بتیوں کی قطار سی سج جاتی ہے ہر گھر کے صحن یا اندر کمرے میں ایک کرسمس درخت لازماً بنایا جاتا ہے جو مختلف رنگ برنگی چیزوں سے سجایا جاتا ہے۔ تحفے تحائف کا سلسلہ بہت لمبا چوڑا ہوتا ہے پورے سال کی کمائی یہ لوگ اس ماہ خرچ کر دیتے ہیں۔ ۲۴ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک زندگی کا ہر شعبہ چھوٹی سے چھوٹی دوکان بازار حتیٰ کہ چھوٹے ہسپتال بھی بند رہتے ہیں۔

چار دن تک سارے ملک میں ہُو کا عالم رہتا ہے۔ گرجا جانے کا رجحان بہت کم لوگوں میں ہے اور وہ بھی سارے عرصہ میں صرف ایک مرتبہ۔

ان چار دنوں میں صرف ایشیائی لوگ ہی سناٹے سے گھبرا کر باہر پھرتے نظر آتے ہیں۔

اپریل میں پھر حضرت عیسیٰ کے صلیب پر جانے کے متعلق واقعہ کے سلسلہ میں پانچ دن منائے جاتے ہیں۔

سارے ملک میں قومی سطح پر چھٹیاں ہوتی ہیں اس تہوار کو ساری قوم پیلے رنگ کی نسبت سے مناتی ہے۔ ہر طرف پیلے پھول پیلے انڈے پیلے چوزے اور مرغیاں بنتی اور بکتی نظر آتی ہیں۔

جون میں پھر دو دن حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر چلے جانے کے منائے جاتے ہیں ساری قوم ایک بار پھر حضرت عیسیٰؑ کے نام کے تہوار کی چھٹی کرتی ہے اس موقعہ پر خاص قسم کی روایاتی اشیاء بازار میں بکتی ہیں۔

سترہ مئی ناروے کی آزادی کا دن ہے شائد ہی کوئی قوم اتنے تزک و احتشام سے یہ دن مناتی ہو جتنا یہ قوم مناتی ہے۔ کسی نے نارویجین لوگوں کو بنا سنورا دیکھنا ہو تو اس دن دیکھے کیونکہ باقی تہوار گھروں کے اندر خاندانوں میں مل کر منائے جاتے ہیں اس لئے کپڑوں کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا۔ مگر یہ دن چونکہ گھروں سے باہر نکل کر ساری قوم کے ساتھ مل کر منایا جاتا ہے لہذا یہاں کپڑے پہننے کا خوب اہتمام ہوتا ہے۔

اکثریت اپنے پرانے روایتی لباس میں آتی ہے ہر شہر کے مرکز سے ایک جلوس نکلتا ہے جسے یہ (گاڑی) کا نام دیتے ہیں۔ آگے چند بینڈ باجوں والے اور پیچھے پیچھے عام خلقت جس میں عمر طبقے، فریق جنس رنگ یا نسل کی کوئی تمیز نہیں۔

وزیر بھی اس جلوس میں چل رہا ہوتا ہے اور سڑکیں صاف کرنے والا بھی۔ کوئی غیر ملکی پہچان نہیں سکتا کہ کون اعلیٰ ہے اور کون ادنیٰ۔

اوسلو چونکہ دارالخلافہ ہے اور بادشاہ بھی وہاں رہتا ہے۔ لہذا سب سے بڑا جلوس وہاں سے نکلتا ہے بادشاہ اپنے محل کی بیرونی کھڑکی میں کھڑا ہو کر سب کی مبارکباد اور سلام قبول کرتا ہے۔

میلوں لمبے جلوس میں نہ کوئی ہنگامہ نہ شور نہ شرابہ۔ دنگا نہ فساد۔

جلوس کیا ہے ایک لگی بندھی قطار ہے ہاتھوں میں ناروے کے جھنڈے اور لبوں پر آزادی کا نغمہ سب قطار کے اندر ہی چلے جا رہے ہیں۔

بچے بوڑھے' اپاہج' امیر غریب وزیر' فقیر سب چل رہے ہیں۔

کسی کو اغوا ہونے کا ڈر نہیں۔ کسی کو جیب کٹنے کا اندیشہ نہیں۔ کسی کو گندی نگاہوں کے پڑنے کا دھڑکا نہیں۔ کسی کو کچلے جانے کا خوف نہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۳۰- مارچ ۱۹۶۲ء

ہماری تاریخ

"YOUR LETTERS TO THE EDITOR ARE ALWAYS WELCOME
THE EDITOR
P. O. BOX 418
LAGOS.

the TRUTH

LAGOS, FRIDAY MARCH 30 1962.

THE FIRST [illegible] NEWSPAPER IN NIGERIA

...XI. I.o. 19 SHAWAL—23 1381 A.H. PRICE ONE PENNY

PAKISTAN BANS THE BOOK 'AYESHA'

Recently the Ahmadiyya Mission in Nigeria protested against the book entitled "Ayesha"; the Mission said that the book being obscene could not be tolerated by the Muslims. The letters of protest were sent to the Heads of Muslim States with a request to ban the book in their respective countries.

News has now been received that P.kistan Government has banned the book. The Chief Editor of the Muslim World Digest writes in a letter to Maulvi Naseem Saifi, "I thank you for your Press Release dated 5th February 1962 regarding the book 'Ayesha'. The Government of Pakistan has already taken action by banning the book. Please let me know the countries which have not banned the book as we would like to draw their attention. I also thank you for the booklet "[illegible] and Christianity".

The Muslim World Digest is a Magazine devoted to the service of Islam. In the words of the Chief Editor, 'the object of our publication is to bring about a feeling of oneness among Muslims of the world through knowing each other's life and culture.'

The co-operation that this magazine is extending to the Ahmadiyya Mission in asking the Muslim countries to ban the book 'Ayesha' is very commendable and in fact if all the Muslims did the same, they would find a happy change in no time

نائیجیریا کے ہفتہ وار انگریزی اخبار دی ٹروتھ نے اپنے ۳۰ مارچ ۱۹۶۲ء کے شمارے میں پاکستان میں عائشہ نامی کتاب کے ضبط کئے جانے کے متعلق خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:۔

تھوڑا عرصہ ہوا احمدیہ مشن نائیجیریا نے عائشہ نامی کتاب کے خلاف احتجاج کیا۔ مشن نے کہا کہ چونکہ یہ کتاب فحش ہے اس لئے مسلمان اس کتاب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں مسلمان ممالک کے فرمانرواؤں کو احتجاجی خطوط بھجوائے گئے اور ان سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں اس کتاب کی ضبطی کے احکام جاری کریں۔

اب پاکستان سے یہ خبر ملی ہے کہ پاکستان کی حکومت نے اس کتاب کو پاکستان میں ضبط کرنے کے احکام جاری کئے ہیں۔ مسلم ورلڈ' ڈائجسٹ کے ایڈیٹر نے مولوی نسیم سیفی کو اپنے ایک خط میں لکھا:۔

میں عائشہ نامی کتاب کے بارے میں آپ کے ۵ فروری ۱۹۶۲ء کے پریس ریلیز کے لئے آپ کا از حد مشکور ہوں۔ پاکستان کی حکومت نے اس کتاب کو ضبط کر کے اس سلسلے میں عملی اقدام کیا ہے۔ برائے کرم مجھے اطلاع دیں کہ ابھی تک کن ممالک نے اس کتاب کی ضبطی کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جائے۔ میں اس کے علاوہ آپ کی کتاب (جو آپ نے مجھے ارسال کی ہے) کے لئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مسلم ورلڈ ڈائجسٹ ایک ایسا رسالہ ہے جو اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ اس رسالے کے چیف ایڈیٹر کے الفاظ میں اس رسالے کا مقصد دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد کا احساس پیدا کرنا ہے جو وہ ایک دوسرے کی زندگی اور کلچر کی واقفیت سے حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ میگزین احمدیہ مشن کے ساتھ عائشہ نامی کتاب کو مسلم ممالک میں ضبط کئے جانے کے سلسلے میں جس طرح تعاون کر رہا ہے وہ قابل قدر ہے اور در حقیقت اگر تمام مسلمان اسی طرح کریں تو جلد ہی ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہوتی دیکھیں گے۔ (یہ مسلم ورلڈ ڈائجسٹ مشرقی پاکستان میں ایک اسلامی تنظیم شائع کرتی ہے)۔

خلافت لائبریری ربوہ

بقیہ صفحہ ۵

گردے کی تکلیف کی وجہ سے میں جا نہ سکا۔ شاہد صاحب نے سارے نائیجیریا میں متعدد دورے کئے۔ مختلف جماعتوں کو مختلف انتظامی اور تربیتی لحاظ سے پہلے سے زیادہ مستعد کیا اور کئی ایسے کام کئے جو ان کی یادگار کے طور پر بھلائے نہ جا سکیں گے۔ انؐ کے جملہ کاموں کی تفصیل کا بیان یہاں مقصود نہیں۔ چونکہ یہ مضمون کاغذی ہے پیرہن کے سلسلے میں ہے اس لئے صرف عمارت دکھانا اور اس کے متعلق چند ایک باتیں کہنا مقصود تھا خدا کرے کہ جن لوگوں نے بھی ایسی عمارتوں کی تعمیر کی ہے یا ان کی تعمیر کے سلسلے میں کسی قسم کی کوئی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے جو جماعتیں انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ ایسی عمارتیں تعمیر کرتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ان کی اولاد در اولاد کو خدمت دین کے مواقع عطا کرتا رہے۔

اس تصویر میں ایک خاص دلچسپی کی بات یہ ہے کہ جماعت کے بڑی عمر کے ممبروں کے علاوہ تیس پینتیس بچے ان کے آگے بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ اب تو یہ بچے خدا کے فضل سے جوان ہو چکے ہوں گے اور اپنے والدین ہی کی طرح احمدیہ جماعت کی خدمت میں مصروف ہوں گے۔ بڑوں کے لئے بھی اور ان بچوں کے لئے بھی میرے دل سے دعا نکلتی ہے کہ جس طرح یہ بیت کے سامنے کھڑے اور بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ذوق عبادت کو بڑھاتا رہے۔ خدمت دین کی انہیں توفیق دیتا رہے اور یہ زیادہ سے زیادہ افراد کی تربیت کر سکیں اور زیادہ سے زیادہ بیوت کی تعمیر کر سکیں۔ اس تصویر میں میرے اور اجمل صاحب کے علاوہ ایک اور پاکستانی ہے۔ وہ ہے محترم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کے ایک فرزند جو اب جوان ہو کر کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی خدمت کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ ۴

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیلمہ کو جواب دیتے وقت رسول کریمؐ کے یہ مدنظر نہ تھا کہ آپؐ حکومت کے حق کو اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے تھے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپؐ کا انکار توکل علی اللہ کے باعث نہیں بلکہ اپنی اولاد کی محبت کی وجہ سے قرار دیا جاتا۔ لیکن رسول کریمؐ نے اپنی اولاد کو اپنے بعد اپنا جانشین نہیں بنایا۔ بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف اشارہ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا انکار کسی دنیاوی غرض کے لئے نہ تھا۔ بلکہ ایک بے پایاں یقین کا نتیجہ تھا۔

اسی طرح یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیلمہ کذاب کی مدد حاصل کرنا بظاہر مذہبی لحاظ سے بھی مضر نہ تھا۔ کیونکہ اگر وہ یہ شرط پیش کرتا کہ میں آپؐ کی اتباع اس شرط پر کرتا ہوں کہ آپ فلاں فلاں دینی باتوں میں میری مان لیں۔ تو بھی یہ کہا جا سکتا تھا کہ اپنی بات کی پچ کی وجہ سے آپؐ نے اس کے مطالبہ کا انکار کر دیا۔ لیکن اس نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے معلوم ہو کہ وہ مذہب میں تبدیلی چاہتا تھا۔ پس آپؐ کا انکار صرف اس توکل اور یقین کا نتیجہ تھا۔ جو آپؐ کو خدا تعالیٰ پر تھا۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آپؐ اگر چاہتے تو اس وقت مسیلمہ کو پکڑ کر مروا دیتے۔ کیونکہ گو وہ ایک کثیر جماعت کے ساتھ آیا تھا۔ مگر پھر بھی مدینہ میں تھا اور آپؐ کے ہاتھ کے نیچے۔ لیکن اس معاملہ میں بھی آپؐ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا کہ وہ خود اس موذی کو ہلاک کرے گا۔

بقیہ صفحہ ۶

آگے بڑھنے کی جلدی نہیں۔ پیچھے رہ جانے کا خوف نہیں۔

جولائی میں ساری قوم نے گرمیاں منانا ہوتی ہیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے ساری قوم کام چھوڑ کر کم از کم تین ہفتے ہر کسی کا حق بنتا ہے کہ گرمی منائے اور خوب منائے۔ پانی کے کنارے دھوپ میں ننگا لیٹنا، نہانا اور کشتی چلانا ان کے گرمیوں کی چھٹیوں کے کاموں میں شامل ہے۔ پانی کا پھیلاؤ چھوٹا ہو یا بڑا جس کو جو مل جائے اور ہر کسی کو پانی ضرور مل جاتا ہے۔ کیونکہ اس ملک میں قدم قدم پر جھیلیں۔ قدرتی آبشاریں۔ چشمے، کھاڑیاں، دو آبے، دریا، نہریں اور جھرنے بہتے ہیں۔ ساری گرمیاں پکنک منانی ہے ہر روز منانی ہے اور ہر کسی نے منانی ہے گھر سے کھانا اٹھا کر قریبی پانی کے کنارے چلے جانا ہے کچھ کھانا ہے کچھ بنانا ہے اور کچھ لیٹنا ہے۔

اور اگر کوئی ایشیائی بالخصوص احمدی خاتون برقعے سمیت قریب سے گزر جائے تو اس پر ترس کھاتے رہنا ہے۔

اگست کے بعد گرمیوں کے لوازمات سمیٹ لئے جاتے ہیں اور بہت شدت سے برف کا انتظار کیا جاتا ہے۔ برف لیٹ ہو جائے یا کبھی بھولے سے کم پڑ جائے تو اس قوم کی طبیعت مکدر ہو جاتی ہے۔

سردیوں میں ہر ہفتہ اتوار کو اتنی برف ضرور پڑنی چاہئے جس سے اس ملک کا ہر بچہ بوڑھا، مرد اور عورت پہاڑوں میں مخصوص جگہوں پر جا کر Sking کر سکے یعنی برف پر پھسل سکے۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے Sking کرنا ان کے ایمان میں شامل ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر ایشیائی سے استفسار کرنا کہ تم لوگ Ski کیوں نہیں کرتے۔

جنگل کی سیر کو جانا ان کا محبوب مشغلہ ہے اس لئے کوئی وقت اور موسم کی قید نہیں ہوتی۔ اور کسی کا ساتھ بھی ضروری نہیں۔ ان کے نزدیک اپنے جسم کو تازہ دم رکھنے کے لئے یہ سیر انتہائی ضروری ہے بارش ہو، سردی ہو، یا گرمی مشکل ترین راستوں میں جنگل کے اندر اندر پھرنا ان کو پسند ہے۔

کبھی گروہ میں یا کبھی تنہا یہ پروگرام بنتے ہی رہتے ہیں شربت اور میدے کے بنے ہوئے بند (Bunn) ان کی مقبول اور محبوب غذا ہے۔

سب لوگ ایک ہی قسم کا کھانا لے کر باہر نکلتے ہیں سب اپنا اپنا بستہ کھول کر الگ الگ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں مگر کھانا سب کا ایک سا ہی نکلے گا۔ کوئی یہ نہیں کہے گا کہ میں تو بھنا ہوا مرغ لایا ہوں

زبان کے محاوروں میں بھی کوئی تمیز اور فرق نہیں ہر سطح کا فرد عام گفتگو میں ایک جیسا محاورہ روزمرہ استعمال کرتا ہے۔

آپ کبھی نہیں سمجھ سکتے کہ اس وقت آپ سے کوئی یونیورسٹی کا پروفیسر مخاطب ہے یا کاریگر۔ جب تک کہ وہ خود نہ بتائے۔

الغرض ناروے ایک دلچسپ ہی نہیں بلکہ عجیب و غریب ملک ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رفیق احمد ظفر صاحب انجینئر سوئی نادرن رحیم یار خان کے والد مکرم شیخ لطف المنان صاحب کو دل کی شدید تکلیف ہو گئی تھی۔ ہسپتال میں داخل رہے۔ شوگر اور پراسٹیٹ کی تکالیف کی وجہ سے پیچیدگی زیادہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم معین الدین بھٹی کارکن دفتر الفضل ایک ماہ سے بوجہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سعیدہ نسیم بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد انور صاحب وصیت نمبر ۱۵۱۰۱ قزلباش روڈ کوارٹر نمبر ۲۰ لاہور کے موجودہ ایڈریس سے کوئی آگاہ ہو یا یہ خود پڑھیں تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

نمائندہ الفضل برائے اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ الفضل اوکاڑہ برائے اشتہارات، وہاڑی، بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خاں کی جماعتوں کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ ان کا مقصد الفضل کے لئے اشتہارات کا حصول ہے۔ احباب کرام اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ ان سے تعاون فرمائیں۔ (مینیجر)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

کے پروگرام

جمعہ ۲۱-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	جاپان اپ ڈیٹ
4-30	حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۵ حصہ اول
5-00	خبریں
5-30	خطبہ جمعہ (۱۰-۲-۱۹۸۹)
6-40	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ سبق نمبر ۱۲ حصہ ۶
7-00	ملاقات (دوبارہ)
8-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی انٹرویو مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب از یوسف سہیل شوق
8-50	کل کے پروگرام

ہفتہ ۲۲-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت-
3-45	حدیث
4-00	یوروفائل
4-30	حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۵ حصہ دوم
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب
6-00	ملاقات (دوبارہ)
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام ۱-احمدیت کا تعارف ۲-احمدیت.........
8-00	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

سوئمنگ پول

○ انصار خدام اور اطفال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سوئمنگ پول ۹۵-۴-۲۰ بروز جمعرات بعد عصر کھلے گا۔ فیس حسب سابق انصار خدام ۷۰ روپے۔ کارکنان و اطفال ۳۵ روپے ماہوار ہو گی۔ ممبر شپ فارم ہر وقت سوئمنگ پول سے مل سکتے ہیں۔ اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ احباب فائدہ اٹھائیں۔

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ معرفت خدام الاحمدیہ)

خبریں

ربوہ : 19- اپریل-1995ء
گذشتہ چند روز کی بارشوں سے ٹھنڈ ہو گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ کشمیر میں "فری ریفرنڈم" کی امریکی تجویز پر ایوان صدر میں غور کیا گیا- صدر لغاری کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیر خارجہ آصف احمد علی، نوابزادہ نصراللہ خان اور دیگر اعلیٰ حکام شریک ہوئے- میٹنگ میں غور کیا گیا کہ صدر کلنٹن کو واضح کرنا چاہئے تھا کہ ریفرنڈم کس بات پر ہو- نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ اگر یہ صوبہ سرحد کی طرز کا ۱۹۴۷ء والا ریفرنڈم ہے تو یہ قابل قبول ہے ورنہ نہیں- انہوں نے کہا کہ وہ چند روز میں وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف سے ملاقات کریں گے-

○ ہائی کورٹ نے قومی اسمبلی کے پیپلزپارٹی کے رکن مسٹر منور منج کی عبوری ضمانت دو دن کے لئے منظور کر لی ہے اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اینٹی نارکوٹکس فورس کے سامنے شامل تفتیش ہوں- فورس کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر مسٹر منور منج شامل نہ ہوں تو عدالت کو آگاہ کیا جائے- ان کی درخواست ضمانت بڑے بنچ کی تشکیل کے لئے چیف جسٹس کو بھیج دی گئی ہے- مسٹر منور منج نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس ملزم کے پاس سے منشیات برآمد ہوئی ہیں وہ ان کا ملازم نہیں ہے- جس کار سے منشیات برآمد ہوئی ہیں وہ بھی ان کی نہیں-

○ صوبائی حکومتوں نے ہائیڈل پاور پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ نہیں کر سکتے- نئی ہائیڈل پالیسی کے تحت بجلی کے نرخ ۶ سینٹ مقرر کئے گئے تھے- لیکن مختلف وزارتوں اور محکموں میں اختلافات کے باعث مسودہ وفاقی کابینہ سے منظور نہیں کروایا جا سکا- واپڈا اور دیگر محکموں کا موقف ہے کہ اس سے صارفین پر بوجھ بہت زیادہ ہو جائے گا- ان فیصلوں میں تاخیر پر عالمی اداروں نے حیرت کا اظہار کیا ہے-

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ایٹمی اسلحہ کا عدم پھیلاؤ تنازعہ کشمیر کے حل سے براہ راست منسلک ہے- انہوں نے پرتگال کے صدر کے اعزاز میں دی گئی ضیافت میں کہا کہ بھارت نے دور مار اور نزدیک مار کرنے والے میزائیل تیار کر رکھے ہیں جس سے علاقے کی دفاعی صورت حال عدم توازن کا شکار ہو گئی ہے- انہوں نے کہا کہ کشمیر پر مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں-

○ خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ ۷۰ء کی دہائی میں وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے جس طرح نیشنلائزیشن کی تھی اس سے ملکی معیشت کا بیڑہ غرق ہو گیا- انہوں نے کہا کہ اگلا بجٹ سخت ہو گا عوام کمر ہمت کس لیں- انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کو ہماری کارکردگی کی نگرانی کرنے کا حق حاصل ہے-

○ روس میں پاکستان کے سفیر تنویر احمد خان نے بتایا ہے کہ پاکستان روس سے اسلحہ اور جنگی طیارے خریدنے میں دلچسپی لے رہا ہے لیکن ابھی حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے- مذاکرات جاری ہیں لیکن روسی حکومت نے ابھی اپنی پوزیشن واضح نہیں کی-

○ فلپائن کے صدر نے الزام لگایا ہے کہ مسلمانوں کی بغاوت میں بعض پاکستانی بھی شامل ہیں- انہوں نے کہا کہ ان کے ملک میں حالیہ شورش میں غیر ملکی ہاتھ ہے- پاکستانی نوجوان مسلم چھاپہ مار گروپ ابو سیاف میں شامل ہیں- فلپائن کے صدر نے اس بارے میں خصوصی ایلچی کو اسلام آباد بھجوا دیا ہے-

○ امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ ہم نے ندیم کمانڈو کی ہلاکت کی خبر سنی ہے ابھی اس کی تصدیق نہیں کر سکے- نعش کی وڈیو فلم تیار کر لی گئی ہے-

○ بتایا گیا ہے کہ ندیم کمانڈو نے بعض اہم شخصیات کو بے نقاب کرنے کا اعلان کیا تھا- اس کی ہلاکت کو روایتی پولیس مقابلہ کہا جا رہا ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ انکی حکومت ۵۰ ہزار بے وسیلہ بے روزگار نوجوانوں کو ملازمت فراہم کرے گی-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی میں خون خرابے کا پیپلزپارٹی کو حساب دینا پڑے گا- بے نظیر سندھ کارڈ کھو چکی ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ کراچی کے بلدیاتی ادارے بحال کئے جائیں- حکومت سیاسی مخالفین کو دبانے کے لئے جو اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے کل وہ خود ان کی گرفت میں آ سکتی ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر مسٹر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کی تیاریاں کی جا رہی ہیں- کسی بھی وقت دھماکہ ہو سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر پیپلزپارٹی نے دوہرا موقف اختیار کر رکھا ہے- تین صوبوں کی مخالفت کے باوجود وزیر اعلیٰ پنجاب اور وفاقی وزیر بجلی اسے بنانے کا عزم کئے ہوئے ہیں-

○ پیپلزپارٹی شہید گروپ کے سربراہ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ وزیراعظم کو نہ پیسے ملے اور نہ جہاز ان کا دورہ بالکل ناکام رہا-

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ اقبالی بیان آرڈی ننس سے نظام عدل ختم ہو جائے گا- ہر جمہوریت پسند کو اس آرڈی ننس کی پوری شدت سے مزاحمت کرنی چاہئے- مجوزہ قانون کے تحت پولیس کے سامنے دیئے گئے اقبالی بیان کو قانونی حیثیت دی جا رہی ہے-

○ کوٹ ادو تھرمل پاور ہاؤس کی نجکاری کے خلاف مزدوروں نے احتجاج کیا تھرمل پاور ہاؤس کے گیٹ بند رکھے گئے- مزدوروں نے شدید نعرہ بازی کی- کہا گیا کہ بجلی گھروں کی غیر ملکیوں کو فروخت سے بجلی کی قیمت میں دوگنا اضافہ ہو جائے گا-

○ باوثوق ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے آخر کار اراکین اسمبلی کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور انہیں یقین دہانی کرا دی ہے کہ "بھرتیاں ارکان اسمبلی کی مرضی سے ہوں گی-"

○ امریکہ نے مزید ۲۵ پاکستانی مجرموں کو طلب کر لیا ہے- پاکستانی عدالتوں نے اجازت دے دی تو انہیں امریکہ بھجوا دیا جائے گا- امریکہ قونصل نے بتایا ہے کہ امریکہ پاکستان کسٹمز کو منشیات سمگلنگ کی روک تھام کے لئے جدید ترین آلات فراہم کرے گا-

○ پنجاب میں ہزاروں خالی آسامیاں پر فوج نے بھی اپنا حصہ طلب کر لیا ہے- جی ایچ کیو نے چیف سیکرٹری کو خط لکھا ہے کہ فوج کے ارکان ۶۰ سال سے پہلے ریٹائر کر دیئے جاتے ہیں اس لئے ملازمتوں میں ان کا بھی حصہ رکھا جائے-

○ جی ایچ کیو میں وزیراعظم اور چیف آف آرمی سٹاف میں انتہائی اہم ملاقات ہوئی- فوج میں ترقیات کے نظام کے علاوہ ملکی دفاع اور قومی سلامتی کی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا-

○ ایران نے بھارت کو وسط ایشیا تک تجارتی راستہ دے دیا ہے- دونوں ملکوں کے درمیان ۶ معاہدوں پر دستخط ہو گئے-

○ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ بھارت ایران اور چین مل کر ایک نیا اتحاد بنا رہے ہیں- اس اتحاد میں بعد میں پاکستان کو بھی شامل کرنے کا منصوبہ ہے-

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے الزام لگایا ہے کہ جب تک پی ڈی ایف موجود ہے بلدیاتی الیکشن نہیں ہوں گے- انہوں نے کہا کہ پنجاب میں بھی تحریک عدم اعتماد کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا-

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے
ہم سے رابطہ کریں)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیارشدہ بغیر ٹانکے کے زیورات-
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی-
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل- قبض- بدہضمی- کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انور گولڈسمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انور احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا